www.novelsclubb.com
گمان
از قلم کلثوم اعظم
Follow us!
Insta:@novelsclubb
FB: Novelsclubb
YouTube:@readwithlaiba

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

گمان

از قلم

کلثوم اعظم

www.novelsclubb.com

یہ میرا افسانہ ہے شائع کرنے کے لیے.

نام: گمان۔ مصنفہ: کلثوم اعظم

جہاں سرد، خشک اور خاموش راتیں دسمبر کو خاص بناتی ہیں، وہیں اداس شامیں، دھند میں لپٹی صبح اور بے کیف دن دسمبر کو غم شناس بناتے ہیں۔

دودھ سی سفید چادر سر سے پاؤں تک اوڑھے وہ بڑا سا لکڑی کا دروازے بند کیے باہر نکل آئی۔

www.novelsclubb.com

ماہ کامل میں ابھی دو دن پڑے تھے پر چاند کی چاندی پوری آب وتاب سے پورے گاؤں میں پھیلی تھی۔

چاندنی میں نہائی سفید چادر والی لڑکی پر نظریں گئی تو اس کے ہاتھ میں موبائل نظر آیا۔

واٹس ایپ پر "بیسٹی" کی چیٹ کھلی نظر آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قطار در قطار تین میسجز بھی تھے جو ابھی سفید چادر والی لڑکی نے کھولے تھے۔

"مبشرہ آدھی رات کو اکیلی تو مت جاؤ یار، ایسا کرو منیزہ (دوست) کو ساتھ لے جاؤ."

"تم نے منیزہ سے سنا نہیں تھا اس کے گاؤں کے بارے میں۔ مجھے تمہارے ساتھ

www.novelsclubb.com

آجانا چاہئیے تھا"(ساتھ غصے والا ایموجی بھی تھا)

"کچھ چمٹ گیا پھر؟"

تینوں میسجز پڑھ کے وہ کھکھلائی

"مقدس کالج میں تو تم کہا کرتی تھی منیزہ بکواس کرتی ہے۔"ساتھ لکھ کے میسج بھی بھیجا۔

بایاں ہاتھ جیب میں ڈال رکھا تھا۔قدم آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یار وہ تو کرتی ہی ہے لیکن پلیز تم یوں اکیلی مت جاؤ۔ واقعی اگر کچھ ہوا۔ چڑیل، جن بھوت یا آسیب ؟" مقدس کا میسج اسے ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور کر گیا۔

"انسان زیادہ خطرناک ہوتے ہیں آسیبوں سے۔ انسان کے آسیبوں سے جو بچ گیا وہ بھوت پریت سے بھی بازی لے گیا جانِ من۔" لکھ کے بھیجا۔ ساتھ ہی اوور کوٹ کے جیب میں فون ڈال دیا۔ ہاتھ بھی دونوں جیبوں کے اندر اڑسے تھے۔

www.novelsclubb.com

لمبے لمبے کھیتوں میں ابھی بہت چھوٹی چھوٹی گندم کی فصل اگی نظر آتی تھی۔

کتوں کی بھونکنے کی آوازیں بھی کانوں میں سنائی دیتی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہلکی سی مسکراہٹ لیے وہ آہستہ آہستہ چلنے لگی۔

"ویسے اگر واقعی کسی آسیب وغیرہ سے پالا پڑ گیا تو۔؟" سوچ کے ہی پیٹ میں گدگدی ہوئی اور مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"مبشرہ حیات نے آیت الکرسی پڑھ کر بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے تھے یہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔" فخر سے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

پروقت نے حیرت سے اسے دیکھا پھر پریشانی سے۔

مقدس کو میسج کرنے کے چکر میں آیت الکرسی کا ورد کرنا اور گھر سے نکلنے کی دعا تو اس کے ذہن سے نکل ہی گئی تھی۔

دور کہیں کسی کتے کی رونے کی آواز آئی۔

وہ کافی دور نکل آئی تھی۔ کھیت ختم ہو گئے تھے، آگے جنگل تھا۔۔البتہ ایک طرف کافی بڑا نالہ بہتا تھا۔ کوٹ کی جیب سے فون نکالا وقت دیکھا۔

یہ زرا سا قصہ اپنے گروپ (منیزہ، مقدس) کو چسکے لے لے کے سنانا جو تھا۔

www.novelsclubb.com

وقت رات کے ایک بجا رہا تھا۔ اچانک وسیع نالے کے پانی میں ارتعاش پیدا ہوا تو وہ چونکی۔ فون ہاتھ سے نیچے جا گرا۔ سامنے پانی کی طرف دیکھا تو وہ تواتر سے بہے جا رہا تھا۔ کندھے اچکا کر نیچے سے فون اٹھایا۔

چاندنی میں فون آرام سے نظر آگیا تھا۔

جیسے ہی وہ جھکی پانی میں پھر سے ارتعاش پیدا ہوا۔

پہلے سے زیادہ، پہلے سے تیز۔

فون جلدی سے ہاتھ میں لے کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔دل ایک دم انجانے خوف کے باعث کانپا۔پانی کی سمت نظریں گھمائیں تو نالے کی دوسری سمت اونچا سیاہ ہیولہ سا نظر آیا۔

دل نے ایک بیٹ مس کی۔وہ اچانک ری ایکشن دینے والوں میں سے تھی نظریں دوسری سمت گھما کر اس نے آؤ دیکھا نا تاؤ بھاگنا شروع کردیا۔

چند لمحوں بعد اسے احساس ہوا وہ غلط سمت بھاگ رہی ہے۔

وہ کھیتوں کی جانب نہیں جنگل کے سمت بھاگ رہی ہے۔

اب رکنے کی ہمت نہیں تھی پیچھے دیکھنے کی طاقت کہاں سے لائے وہ۔

جنگل کے درختوں میں بھی جان دوڑ چکی تھی۔ہوا نجانے کس سمت سے آئی تھی سارے جنگلات میں مٹر گشتی کر رہی تھی۔

جنگل جاگ چکا تھا

کتوں کی آوازوں میں لاکھوں حشرات الارض کی آوازیں بھی شامل ہو چکی تھیں۔

دل تھا کے باہر آنے لگا تھا۔

"ہمارے گاؤں میں آسیب ہے۔کس کا ہے یہ نہیں پتا پر ہے ضرور۔ہمارے آباؤ اجداد اس بات کے گواہ ہیں۔اس کے بعد ہم آج تک کوئی نا کوئی آثار دیکھتے ہیں اس کے۔"کالج کے گراؤنڈ میں بیٹھی منیزہ کی آواز اسے دہشت بھرے نیم نگر کے جنگلات میں سنائی دی۔اپنی اور مقدس کی کھلکھلاہٹیں منظر عام سے سرے سے غائب تھیں۔

www.novelsclubb.com

"جن بھوت سب کچھ ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے سامنے لوگوں کی لاشیں دیکھی ہیں،
معزور اجسام دیکھے ہیں، آوازیں سنی ہیں۔"کالج گراؤنڈ کی جگہ کالج کے کیفے میں
منیزہ کی آواز گونجی غصے اور بے بسی بھری

www.novelsclubb.com

"وہ کوئی ہیولہ تھا جو مسلسل ڈراؤنی فلم کی ہیروئین کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔"

دماغ تھا کہ ہر وہ لمحہ سامنے لا رہا تھا جب اس نے ایسی مخلوقات کے بارے میں سنا تھا
۔

کوشش کے باوجود زندگی کے تمام برے اور دہشت بھرے خواب نظروں میں کسی فلم کی طرح چلتے ہوئے نظر آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جنگلات کے بیچ و بیچ وہ ایک دم رک گئی۔ پسینہ تھا یا آنسوؤں، چہرہ سارا گیلا تھا۔ سفید اتنا کہ لگتا تھا خون رک چکا ہے۔

آگے راستہ بند تھا۔اوہ خدا آگے راستہ بند تھا اب کیا کرے وہ۔

اپنی تمام تر توانائی لگا کر وہ پیچھے مڑی۔

زندگی risk کا نام تھا۔پیچھے کچھ دیکھائی نہ دیتا تھا۔جنگل گھنا تھا۔چاندنی اس تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

سارا عالم وحشت زدہ تھا۔سارا جنگل زندہ تھا۔

ہوائیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھیں۔مختلف قسم کی آوازیں اس کی سانسیں روک رہی تھیں۔

موبائل کہیں پیچھے گر چکا تھا۔

پیچھے راستہ بند تھا۔اب آخری راستہ آگے تھے۔

اس نے پھر سے دوڑ لگانی شروع کی۔پیچھے سے عجیب بہت عجیب آواز اس کے کانوں میں سرگوشی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تیز تیز سانس لیتی, اونچی اونچی آواز سے روتے وہ بھاگتی جا رہی تھی۔

آس پاس جھاڑیاں مسلسل ہل رہی تھیں پر وہ بنا توجہ دیے بھاگتی جا رہی تھی۔

یکدم درختوں کے بیچ سے گزرتے گزرتے وہ رک گئی۔بلکہ روک دی گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے قدم آگے بڑھانا چاہا پر بڑھا نہ پائی۔

اس کی چادر کو پیچھے سے کسی نے پکڑ رکھا تھا اور یہ دیکھنے کے لیے کہ پیچھے کون ہے اس میں ہمت نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

اچانک بجلی زور سے گرجی۔چرند پرند ڈرے سہمے۔اس کی نظروں کے سامنے ایک خون آلودہ کوا نیچے آ گرا۔

مرداکوا۔

سرخ رنگ کے بدبودار خون میں ڈوبا۔

دل کی دھڑکن آہستہ آہستہ سست ہونے لگی چند لمحے لگے اور مبشرہ حیات بے دھم سی ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ وہ زمین میں تھی نہ آسمان میں۔

www.novelsclubb.com

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"تو مما کیا سچ میں کوئی آسیب تھا اس گاؤں میں ؟" اپنی ماں کے آنسوں پونچھتے ہوئے سات سالہ مبشرہ نے مقدس کو دیکھا۔

"آسیب کا تو پتا نہیں لیکن مبشرہ حیات کی موت قدرتی تھی۔ اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔" نرم ملائم سے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مقدس نے زکام زدہ سانس خارج کی۔

گلابی اور سفید رنگ کے تھیم نما کمرے میں بیٹھے اس نے اپنے آنسو بھی روک دیے ۔

"پر ان کے پیچھے تھا ناں کوئی۔" چھوٹی بچی نے الجھے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"صبح جب اس کی لاش ملی تو وہ درختوں کے درمیان لٹکی ہوئی تھی اور اس کی چادر کا ایک سرا بڑے سے درخت کی ٹہنی کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں سمجھی مما" وہ ہنوز پیشانی پر بل لیے اپنی ماں کی گود میں لیٹے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں ایک کہانی سناتی ہوں اگر تم نے اسے بوجھ لیا تو تم مبشرہ حیات کی کہانی بھی جان جاؤ گی، ٹھیک؟"

کھڑکی سے باہر نظر آتے چاند کو دیکھتے ہوئے مقدس نے سنجیدگی سے کہا۔ماہ کامل میں آج بھی ابھی دو دن باقی تھے۔

"اوکے باس۔" کہانیوں کی شوقین مبشرہ شیر از ایکسائیٹڈ ہوئی۔

"ایک قیدی کو ایک جیل میں بند کر دیا گیا۔ وہ بہت بڑا مجرم تھا۔ عدالت اسے ایک دن بعد پھانسی کا حکم سنا چکی تھی۔

چونکے اس کی موت طے پائی تھی تو ایک سائنسدان نے بڑی کوششوں اور منتوں سے اپنے ایک تجربے کے لیے اس قیدی کی ایک دن کی زندگی مانگی۔ مطلب تین بجے قیدی کو پھانسی ہونی تھی اور تین بجے تک سائنسدان کو موقع دے دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس ساری صورتحال کا قیدی کو نہیں بتایا گیا۔

تقریباً دو بجے قیدی کو بتایا گیا کہ اسے پھانسی نہیں دی جائے گی بلکہ ایک بہت زہریلے سانپ کو اس کے ساتھ جیل میں بند کر دیا جائے گا اور چونکے وہ سانپ

زہریلا ہے تو اس کی موت پکی ہے۔ سو اد و تک ایک سانپ جیل میں ڈال دیا گیا۔"

مقدس نے نظریں کھڑکی سے ہٹا کر اپنی بیٹی پر ٹکائیں۔

مسلسل بولتے بولتے اس کا سانس پھول گیا تھا۔

"پھر؟" مبشرہ بے چینی سے بولی۔

"پونے تین بجے جب جیل کا دروازے کھولا گیا اور اندر دیکھا گیا تو قیدی مرا ہوا تھا

اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی" مقدس ایک بار پھر رک گئی۔

"تو ظاہر ہے ایک سانپ کو ایک انسان کے ساتھ چھوٹی سی کوٹھری میں بند کیا

جائے تو ہونا تو یہی تھا۔ لیکن اس کا تعلق آپکی دوست مبشرہ حیات سے کیسے ہے؟"

چھوٹی بچی نے بیزاری سے جواب دیا وہ اب بیزار ہونے لگی تھی۔

"کہانی میں ایک ٹیوسٹ ہے میری جلد باز بچی" مقدس نے آنکھیں جھپکی۔

"وہ کیا؟" چھوٹی بچی نے اپنی ماں کو دیکھا۔۔

"سانپ زہریلا تھا ہی نہیں۔وہ بالکل عام سا سانپ تھا۔سپیروں کے پاس جو ہوتا ہے ناں وہ۔اس سے بھی زہر نکالا گیا تھا۔بس یہ بات اس قیدی کو نہیں بتائی گئی تھی۔" مبشرہ شیراز جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

سلکی سیاہ بالوں والی ششدر سی لڑکی اور گہری سمجھداری لیے اپنی آنکھوں میں اس کی ماں کے ساتھ ہماری آج کی کہانی ختم ہوتی ہے۔

"موت برحق ہے۔وقت ہے تو انسان پھولوں کی خوشبو سے بھی مر سکتا ہے اور وقت نہیں تو تلوار بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"

گمان جب موت ہو تو وقت زندگی کو مرنے سے نہیں روک سکتا۔

ختم شد۔۔

www.novelsclubb.com